مولانا حکیم شمیم احمد

داڑھی

طبی نقطۂ نظر سے ایک جائزہ

عربی کا مشہور مقولہ ہے فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ یعنی ہر صاحب عقل وخرد جب بھی کوئی کام انجام دیتا ہے تو اس کا یہ عمل کسی نہ کسی مصلحت پر مبنی ہوتا ہے اور کوئی نہ کوئی حکمت اس میں ضرور ہوتی ہے جب عام ارباب عقل کا یہ معاملہ ہے تو پھر فخر موجودات سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال واقوال دینی ودنیوی مصالح سے کس طرح خالی ہو سکتے ہیں جب کہ آپ کا ہر قول وحی ربانی کی ترجمانی ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ اس لئے لازمی طور پر آپ کا ہر قول وعمل کسی نہ کسی مصلحت وحکمت کا حامل ضرور ہوگا۔ یہ الگ بات ہے کہ ہماری عقل نارسا کو اس مصلحت وحکمت کا ادراک نہ ہو سکے۔ اعفاء لحیہ (داڑھی بڑھانے) کا معاملہ ہو یا قص شوارب مونچھوں کے کٹوانے کا مسئلہ غسل جنابت کا مسئلہ ہو یا جانور کے ذبیحہ کا فعل، کتے کے جھوٹے کی تطہیر کا طریقہ ہو یا ادائیگی زکوٰۃ کا فریضہ۔ ہر ایک مسئلہ اور حکم اپنے اندر ایک مخصوص حکمت کا حامل ہے۔ اس کی خلاف ورزی صرف شریعت سے ہی منہ موڑنا ہی نہیں بلکہ فطرت انسانی اور عقل انسانی سے رشتہ توڑنے کے مترادف ہے۔

شرعی نقطہ نظر سے داڑھی کے بارے میں کیا حکم ہے اس سلسلہ میں احادیث صحیحہ اور کتب فقہیہ طریقہ اسلاف واکابر ہمارے سامنے موجود ہے گو قرآن میں حلق لحیہ (داڑھی مونڈنے) کی حرمت صراحتہً مذکور نہیں مگر احادیث اور فقہائے کرام کے اقوال اس کی حلت وحرمت کی تصریح فرماتے ہیں جس طرح کتاب اللہ اسی طرح سنّت رسول اللہ بھی واجب التعمیل ہے۔

زیر نظر مضمون میں اعفاء لحیہ اور قص شوارب کے بارے میں اس کی حلت وحرمت پر شرعی نقطہ نظر سے روشنی ڈالنا مقصود نہیں بلکہ طبی نقطہ نظر سے اس کے مضرات ونقصانات کی وضاحت مقصود ہے تاکہ جدید ذہن اور اصول صحت وتندرستی پر عمل پیرا ہونے والے اشخاص عقل ونقل کی ہم آہنگی اور روایت و

درایت کی مطابقت کا بغور معائنہ کر سکیں۔

۱۔ خداوند قدوس نے جسم انسانی کے بیرونی حصہ جلد کو بالوں کے اگنے کے لئے مخصوص کر رکھا ہے جن میں سے بعض ایسے بھی اعضاء ہیں کہ جن کے بالوں کی حجامت ضروری اور لابدی ہے البتہ بہت سے اعضاء ایسے بھی ہیں کہ ان کے بالوں کو باقی رکھنا اور سنوارنا باعث حسن وجمال اور زیب وزینت کا سبب ہے سر جس کے بالوں کا حلق (منڈانا) جائز ہے ضروری نہیں۔ موئے زیر ناف جن کا صاف کرنا ضروری اور داڑھی جس کا نہ مونڈنا لازمی اور ضروری ہے۔ بغل جس کے بالوں کے اکھیڑنے اور مونڈنے دونوں میں اختیار دیا گیا ہے۔ الغرض ہر عضو میں بالوں کی روئیدگی اور عدم روئیدگی۔ ان کا مونڈنا اور ترشوانا ایک خاص مصلحت کے پیش نظر ہے۔

<u>بدن انسانی کے اعضاء شریفہ</u> داڑھی مونڈنے کے نقصانات سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ بدن انسانی میں تین عضو ایسے ہیں جو متفق طور پر اطباء کے نزدیک اعضائے شریفہ کہلاتے ہیں چنانچہ علامہ علاؤ الدین قرشی رقمطراز ہیں۔

اعضاء رئیسۃ ای مبدا واصل	بقائے شخص کے اعتبار سے ضروری قوتوں
لقوی ضروریۃ امابحسب بقاء	کا مبدا و منبع جن کو اعضاء رئیسہ کہا جاتا ہے
الشخص وھی ثلثۃ القلب ویخدمہ	وہ تین ہیں ایک قلب جس کی خدمت شرائین
الشرائین والدماغ ویخدمہ	کرتی ہیں دوسرے دماغ جس کے خادم
والکبد ویخدمھا الاوردہ	اعضا ہیں تیسرے جگر جس کے خدام اوردہ
(موجز القانون ص ۱۳)	دگریں کی رگیں ہیں۔

یہ تینوں اعضا بدن انسانی میں اپنا ایک اہم مقام رکھتے ہیں انسان کی زندگی اور موت کا دارومدار ان ہی اعضاء پر منحصر ہے بالفاظ دیگر تمام اعضاء میں اصل الاصول یہی تین ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان تینوں میں سے اگر کوئی مبتلائے مرض ہو جاتا ہے تو جسم انسانی کا سارا نظام مختل ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس لئے اطباء کے نزدیک ان کی حفاظت کا اہتمام بہت کیا جاتا ہے ان کی شرافت وعظمت کی وجہ سے انہیں چھوٹے سے چھوٹے موذی سے کوسوں دور رکھا جاتا ہے۔

ان تینوں اعضاء میں داڑھی سے قریب دماغ ہے دوسرے آنکھ اور پھیپھڑے جو کہ اعضائے وظائف ضروریہ میں سے ہیں۔ وہ بھی قرب رکھتے ہیں۔ اب اگر داڑھی کو مونڈا جائے تو اس مونڈنے کی وجہ سے رخسار اور جبڑوں پر خراش اور رگڑ واقع ہوگی اور یہ ایک طبی اصول ہے کہ جس عضو پر خراش اور رگڑ لگائی جاتی

ہے تو وہاں حرارت پیدا ہوتی ہے اور چونکہ حرارت جذاب ہے اس لئے اس عضو کی طرف دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور اس دوران خون کے تیز ہونے کی وجہ سے اس عضو کا تغذیہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اسی اصول کے پیش نظر موئے زیر ناف مونڈنے کو بہتر اور اولیٰ بتایا گیا ہے۔ شرعی نقطہ نظر سے بھی یہی راز پوشیدہ اور مضمر ہے۔ افصرائی جلد اول صد ۱۲۹ پر تحریر ہے:۔

انما کان حلق العانۃ مہیجا للشھوۃ لانہ یوجب الحرارۃ الغریزیۃ الی جھۃ الانثیین

اسی طرح علامہ نفیس رقمطراز ہیں:۔

حلق العانۃ یہیج الشھوۃ لانہ یذکر النفس ویثیر الحرارۃ ویجذب الدم والروح الی الات التناسل (نفیسی ۲۰۵)

ان دونوں عبارتوں کا ماحصل یہ ہے کہ حلق عانہ سے انجذاب خون ہوگا جس کے نتیجہ میں انثیین کا تغذیہ لازمی اور لابدی ہے جو بقائے نسل انسانی کے لئے بہت ضروری ہے۔ اطبا قدیم کی تحریروں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خراش اور رگڑ کی بنا پر اس عضو کا دوران خون تیز تر ہونے کی وجہ سے تغذیہ کافی مقدار میں بڑھ جاتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اس عضو کے تغذیہ کے لئے جو خون زائد مقدار میں آئے گا وہ دیگر اعضائے مجاورہ کی مقدار خوراک میں کمی کر کے آئے گا گویا کہ اس عضو میں خون کی قلت کے سبب اس کا تغذیہ بھی کم ہوگا اور یہ قلت تغذیہ قلت قوت کا ذریعہ بن جائے گی۔ ڈاڑھی کے اعضائے مجاورہ میں ایک تو عضو رئیس دماغ ہے اور دوسرے اعضائے وظائف ضروریہ میں سے آنکھ۔ اس لئے ان دونوں کا اس سے متاثر ہونا بہت ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فی زمانہ ضعف بصارت کا مرض کثیر الوقوع ہو چکا ہے اور دماغی قوی بھی پہلے لوگوں کے مقابلہ میں کم ہیں۔ نیز ڈاڑھی کے زیریں جانب چونکہ پھیپھڑے ہیں اس لئے وہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے جن کا تاثر نمونیہ اور سل جیسے خطرناک امراض کو جنم دیتا ہے۔

۲۔ ڈاڑھی اور انثیین میں اندرونی طور پر ایک مخصوص تعلق بھی ہے مثلاً اگر کسی شخص کے پیدائشی خصیے نہ ہوں تو اس کی ڈاڑھی نہیں نکلتی گویا کہ خصیوں کا طبعی انداز پر ہونا ڈاڑھی کے سبب پیدائش کے قائم مقام ہے نیز اس کی مزید شہادت اس سے حاصل ہو جاتی ہے کہ

"اگر سن بلوغ سے پیشتر خصیے نکال دیئے جائیں تو کیہ جات منی اور غدہ مذی میں ذبول پیدا ہو جاتا ہے لیکن عضو تناسل میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوتی۔ چہرہ پر بال اور آواز میں بھاری پن جیسی ثانوی صنفی خصوصیات نمایاں نہیں ہوتیں۔

(منافع الاعضا جلد دوم صد ۸۹، مرتب حکیم خواجہ رضوان احمد)

یہ تمام شواہد اس بات کے آئینہ دار ہیں کہ داڑھی اور خصیئے کے مابین ایک ایسا مخفی تعلق ہے جس سے انکار ناممکن ہے اب اگر ڈاڑھی کو مونڈا جائے گا تو اس مخفی تعلق کی بنا پر خون کا امالہ ڈاڑھی کی طرف ہو گا اور اس امالہ کی وجہ سے انثیین میں خون کی قلت ہو گی جو قلت تغذیہ کا ذریعہ ہے اور یہی قلت تغذیہ ضعف انثیین کا ذریعہ بن کر بقائے نسل انسانی کے لئے زہر قاتل بن جائے گا۔ اطباء کے نزدیک ضعف باہ میں سے ایک سبب یہ بھی شمار کیا جاتا ہے۔

بالوں کا سبب پیدائش | بالوں کی پیدائش کا سبب بخارات دخانیہ ہیں۔ صاحب کامل الصناعۃ علی بن عباس مجوسی کا قول ہے کہ:۔

اما الشعر فکونہ من بخار دخانی حار یابس الخ کامل الصناعۃ جلد اول صفحہ ۸

یعنی بالوں کی پیدائش بخارات دخانیہ جو کہ حار یابس ہوتے ہیں ان سے ہوا کرتی ہے جوانی میں بالوں کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے کیونکہ اس عمر میں حرارت کے اندر قوت زیادہ ہوا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ حرارت ان بخارات میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ اور ان کو جلا دیتا ہے لطیف اجزاء تو تحلیل ہو جاتے ہیں اور کثیف اجزا باقی رہ جاتے ہیں چنانچہ ان اجزاء کو طبیعت دھکا دے کر خارج کرتی ہے جو مسامات کی راہ نکل جایا کرتے ہیں۔ بوقت خروج کچھ حصہ ان مسامات میں باقی رہ جاتا ہے اور اپنی غلظت کی وجہ سے تحلیل نہیں ہوتا آہستہ آہستہ یہ مقدار میں زیادہ ہو کر صلابت و سختی اختیار کر لیتا ہے اور بال کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے اسی طرح دوسرے بخارات آتے ہیں اور ان میں سے قدرے باقی رہ جاتے ہیں جو اپنی صلابت کی وجہ سے بال کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ سلسلہ چونکہ پے در پے قائم رہتا ہے اس لئے وہ صلب اجزاء کثیفہ باہم متصل ہوتے رہتے ہیں اور طوالت اختیار کرتے رہتے ہیں جنہیں بالوں سے یاد کیا کرتے ہیں۔

بالوں کی ساخت میں چونکہ مکمل اجزاء کثیفہ صرف نہیں ہوتے اس لئے کچھ اجزا باقی رہ جاتے ہیں اب چونکہ مسامات کا انسداد ہو چکا ہے اس لئے ان کے نکلنے کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ قدرت نے ان بالوں کو اندر سے مجوف و نالی دار بنایا ہے تاکہ باقی ماندہ اجزائے کثیفہ اس نالی کے ذریعہ خارج ہوتے رہیں اور دخانیت کے سمی اثرات بدن میں جذب نہ ہونے پائیں اب اگر ڈاڑھی کے بالوں کو مونڈ دیا جائے تو اس کا نالہ جس سے دخانیت خارج ہوتی تھی بالکل جلد کے محاذ میں آ جائے گا۔ اس منفذ کے محاذ میں آنے کی وجہ سے جو فضلہ دخانیہ خارج ہو گا وہ نالی کے نہ ہونے کی وجہ سے فوراً سطح جلد پہ پھیل جائے گا اور چونکہ اس فضلہ میں سمی اثرات موجود ہوتے ہیں اس لئے جلد بغیر متاثر ہوئے نہیں رہ سکتی یہی وجہ ہے کہ ڈاڑھی مونڈنے والے اشخاص کے چہروں پر کیل مہاسے رونما ہوتے رہتے ہیں

اب رہا ڈاڑھی کی تطویل و تقصیر کا مسئلہ تو ایک مشت کی درازی کو مستحسن اور بہتر قرار دیا ہے جس کی خاص وجہ یہ ہے کہ جب ڈاڑھی کے بالوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو بال جس قدر لمبے ہوتے جائیں گے ان کا بالائی حصہ اتنا ہی پتلا ہوتا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اندر کی نالی بھی پتلی ہوتی جاتی ہے جانب راس میں جب یہ تنگی پیدا ہو جائے گی تو اس فضلۂ دخانی کے خروج میں تعویق زیادہ بڑھ جائے گی بلکہ اس کی یبوست و خشکی کی وجہ سے اندیشہ اس بات کا زیادہ ہے کہ جانب راس میں وہ منجمد ہو کر منفذ ہی کو نہ بند کر دے۔ چنانچہ اس انسداد کے بعد وہی مضرت رساں پہلو رونما ہو جائے گا سر کے بالوں کا رخ جانب بالا کو ہے اور دخانیت کا میلان بھی اوپر کو ہی ہوتا ہے اس لئے وہاں منڈا دینا چنداں مضر نہیں کیونکہ دخان خارج ہوتے ہی اوپر کو رخ کر لے گا اور جلد اس سے متاثر نہیں ہوگی اس لئے سر کے بالوں کو منڈانا بھی روا۔ اور بال رکھنا بھی مسنون ہے۔ البتہ درازی بسیار کو پسند نہیں کیا گیا کیونکہ یہ فعل تسدید منافذ کا باعث ہو سکتا ہے جو خالی از مضرت نہیں۔

رہا ڈاڑھی کے بالوں کا رخ تو یہ زیریں جانب کو ہے اور میلان دخان بالائی سمت ہوا کرتا ہے اس لئے منفذ سے نکلتے ہی فضلہ جلد سے مل جائے گا اس لئے شریعت نے حلق و قصر دونوں کو ممنوع قرار دیا ہے اور چونکہ ڈاڑھی بہت زیادہ لمبائی منفذ کے بند کر دینے کا سبب تھی اس لئے بقدر یک مشت کی تحدید فرما دی گئی۔

مونچھوں کے مسئلہ کو بھی اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ مونڈنے سے جلد مضر اثرات سے متاثر ہو سکتی ہے نیز سمی بخارات کا صعود بذریعہ تنفس اندرون جسم بھی ہو سکتا ہے تاہم ان کے قصر کا حکم اس لئے ہے کہ درازی کے سبب ان کا تلوث خورد و نوش کی اشیاء میں ہوگا جس سے طبیعتوں میں کراہت کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ علاوہ ازیں اس فضلہ دخانی کے اختلاط سے کھانا پینا بھی مضر صحت ثابت ہوگا۔

ان طبعی شواہد و استدلال کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ احادیث مقدسہ اور خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کے بعد صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین پھر اسلاف و اکابر کا مسلسل اعفا لحیہ اور قص شوارب پر عمل پیرا رہنا ایک طرف تو اسلام سے انقیاد و تابعداری کا بین ثبوت ہے اور دوسری طرف جسم انسانی کے لئے منافع و مصالح کا حصول بھی ہے جو کہ عین تقاضائے شریعت و فطرت ہے۔

جرمن کا ایک ڈاکٹر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے بارے میں لکھتا ہے۔

"مجھے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات طیبہ پر اس قدر کامل وثوق ہے کہ میں صرف انہی کی تحقیق کرتا ہوں اور اعلیٰ طبی نتائج پر پہنچتا ہوں اور جب کبھی

(باقی ص۵۹ پر)